45867 ـ وضوء میں سر کا مسح کرنے کا طریقہ

سوال

وضوء میں سر کا مسح کرنے کا طریقہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

وضوء میں دھونے یا مسح کی کیفیت واجب نہیں، بلکہ دھوئے جانے والے اعضاء کا دھونا، اور مسح والے اعضاء کا مسح کرنا واجب ہے، چاہے وہ کسی بھی کیفیت میں ہو، لیکن اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت کی پیروی کرنا افضل اور اکمل ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 171).

دوم:

وضوء میں سر کا مسح کرنے کی دو کیفیتیں وارد ہیں:

پہلی:

ہاتھ گیلے کر کے سر کے اگلے حصہ پر رکھ کر گدی تك مسح کیا جائے، اور پھر سر کے اگلے حصہ تك ہاتھ واپس لائے جائیں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے مسلم کی شرح میں اس کیفیت کے مستحب ہونے پر سب علماء کا اتفاق بیان کیا ہے.

اس کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایك احادیث میں ملتا ہے:

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کے طریقہ میں حدیث بیان کی ہے جس میں ہے:

" ..... پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر كا مسح كيا، اپنے ہاتھوں كو اگلے حصہ سے پچھلے حصہ تك لے گئے، سر كے شروع سے مسح كيا حتى كہ انہيں گدى تك لے گئے، پھر جہاں سے مسح شروع كيا وہيں واپس لے آئے "

صحيح بخارى حديث نمبر (185) صحيح مسلم حديث نمبر (235).

اور ابو داود نے معاويہ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ انہوں نے لوگوں كے سامنے اس طرح وضوء كيا جس طرح انہوں نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو وضوء كرتے ہوئے ديكھا تھا:

" چنانچہ جب وہ سر پر پہنچے تو ايك چلو پانى ليكر اپنے بائيں ہاتھ كو ملايا اور سر كے وسط ميں ركھا حتى كہ پانى كے قطرے گرنے لگے، يا قريب تھا كہ قطرے گريں، پھر انہوں نے سر كے شروع سے ليكر آخر تك اور آخر سے ليكر شروع تك مسح كيا "

سنن ابو داود حديث نمبر (124) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے ہى مقدام بن معدى كرب رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو وضوء كرتے ہوئے ديكھا:

" جب وہ سر پر پہنچے تو انہوں نے اپنى دونوں ہتھيلياں سر كے شروع ميں ركھيں اور انہيں گدى تك سر پر پھيرا، پھر انہيں وہيں واپس لے آئے جہاں سے شروع كيا تھا "

سنن ابو داود حديث نمبر (122) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

يہ طريقہ اس كے ليے مناسب ہے جس كے بال چھوٹے ہوں، اور ہاتھ سر كے شروع ميں واپس لانے سے بال نہ بكھريں.

دوسرى كيفيت:

پورے سر كا مسح كرے ليكن بالوں كى جانب، اس طرح كہ اس كے بالوں كى حالت نہ بدلے.

يہ طريقہ اس شخص كے مناسب ہے جس كے بال لمبے ہوں ـ مرد ہو يا عورت ـ اس طرح كہ ہاتھ واپس لانے سے بال بكھرنے كا خدشہ ہو.

ربيع بنت معوذ بن عفراء رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان كے پاس وضوء

کیا اور سارے سر کا مسح کیا بالوں کی چوٹی سے لیکر کر سر کے نچلے حصہ تك، بالوں کو ان کی حالت سے حرکت نہ دی "

مسند احمد حدیث نمبر (26484) سنن ابو داود حدیث نمبر (128) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

قرن الشعر: بالوں کی چوٹی سے مراد سر کا اوپر والا حصہ ہے، یعنی سر کے اوپر سے مسح شروع کرے اور نیچے کی جانب جائے.

کل ناحیۃ: ہرجانب سے مراد یہ ہے کہ لمبائی اور چوڑائی میں سارے سر کا مسح کرے.

لمنصب الشعر: اس جگہ کو کہتے ہیں جس کی جانب نیچے جایا جائے اور وہ سر کا نیچلا حصہ ہے.

عراقی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس کا معنی یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر کے اوپر والے حصہ سے مسح شروع کرتے اور نیچے تك جاتے، یہ ساری جانب سے کرتے. انتہی.

بالوں کو اپنی حالت سے بدلتے نہیں تھے: جس حالت پر تھے اسی پر رہتے.

ابن رسلان کا کہنا ہے:

یہ کیفیت اس شخص کے لیے مخصوص ہے جس کے بال لمبے ہوں، کیونکہ جب پانی جڑوں تك پہنچانے کے لیے ہاتھ واپس لائے جائیں تو بال بکھر جائیں گے اور اسے بال بکھرنے سے ضرر ہوگا.

امام احمد رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: عورت اور لمبے بالوں والا شخص سر کا مسح کیسے کرے ؟

تو ان کا جواب تھا:

" اگر چاہے تو وہ اس طرح مسح کرے جیسے ربیع رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے، اور پھر وہ حدیث بیان کی، پھر کہنے لگے: اس طرح اور اپنے دونوں ہاتھ سر کے درمیان رکھے پھر انہیں اپنے سر کے آگے لے آئے، پھر انہیں اٹھا کر وہاں رکھا جہاں سے شروع کیا تھا (یعنی انہیں سر کے وسط میں رکھ لیا) پھر انہیں پیچھے کی جانب لے گئے.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہاں قرن یعنی چوٹی سے مراد سر کا اگلا ہو، یعنی انہوں نے سر کے اگلے حصہ سے

سارے سر کا ہر جانب سے بالوں تك جو كہ سر كا پچھلا حصہ ہے تك مسح كيا.

يعنى سر كے شروع سے آخر تك ايك بار مسح كيا، اور ہاتھ واپس نہيں لائے، كيونكہ اس سے بالوں كى كيفيت تبديل ہو جاتى ہے، ربيع رضى اللہ تعالى عنہا نے كہا كہ: وہ اپنے بالوں كى كيفيت كو تبديل نہ كرتے .

ديكھيں: عون المعبود شرح سنن ابو داود، نيل الاوطار (1 / 189) اور المغنى ابن قدامہ (1 / 178).

حاصل يہ ہوا كہ: اس طريقہ پر وہ شخص عمل كرے جس كے بال لمبے ہوں اور اسے ان كے بكھرنے كا خدشہ ہو، چنانچہ وہ اپنے بالوں كا مسح اس جانب كرے جس جانب وہ گرے ہوں، تا كہ ان كى حالت ميں تبديلى نہ آئے.

واللہ اعلم .